سوال

(440)وراثت کی تقسیم کاایک مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اسلام اس مسئلہ میں کہ زید نےاپنے انتقال کے بعد، کچھ روپیہ چھوڑااور تین لڑکے حامد،احمد، محمودچھوڑے۔ زید کے انتقال کے بعد تینوں لڑکوں کا خرچ اسی میراث سے چلتا تھا۔کیوں کہ تینوں پڑھتےتھے اور آمدنی کی کوئی صورت نا تھی، اس درمیان میں حامداپنے والد کے انتقال کے تین برس بعد اپنی تعلیم سے فارغ ہوگیا اور برسر ملازمت ہوگیا، منجھلے بھائی احمدنے تعلیم چھوڑکر کاروبار شروع کیا۔ مگر بجائے فائدہ کے نقصان ہوا۔

واضح ہوکہ کاروبارمیں روپیہ اسی میراث سے لگتا تھااور محموداب تک پڑھ رہاہےاورنہ معلوم اس کی تعلیم کب تک ختم ہوگی؟

یہ بھی واضح رہے کہ زیدکے انتقال کے بعد سات برس تک تینوں بھائی ایک میں رہتےتھے۔ اور سارے انتظامات اور تصرفات بڑے بھائی حامد کے ہاتھ میں تھے اوراب منجھلا بھائی احمد الگ رہنا چاہتا ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ اگر زید کے ترکہ میں سے کچھ روپیہ باقی ہو، تواس حالت میں کہ احمداور محمودنے زیدکے انتقال کے بعدکچھ نہیں کمایا، مگراس قدرکہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ زید کابقیہ ترکہ تقسیم کرنے کے وقت حامدکی کمائی کا روپیہ بھی تینوں بھائیوں کے درمیان ازروئے شرع تقسیم کیا جائے گا؟بینواتوجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہرایک بھائی کومیراث زید سے جوملااس کے مستحق ہیں۔چوں کہ حامدنے جوروپیہ کمایاوہ ملازمت نوکری سے کمایااس میں احمد، محمودکاکچھ حق لازمی نہیں ہے،تبرعاًبھائی کچھ احسان لے لینا درست ہے۔ البتہ اگرمال میراث مشترک سے لے کرتجارت سوداگری حامد نے کیا ہواس میں سے ہرایک کو استحقاق لینے کا ہے،کتاب وسنت میں اس کے ادلہ موجود ہیں۔ فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

حررہ احمداللہ سلمہ غفرلہ مدرس مدرسہ دارالحدیث دہلی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الفرائض والھبۃ

صفحہ نمبر 443

محدث فتویٰ